مولانا شيخ محمد عادل رباني

اچھی صحبت زندگی کا اصل جوہر ہے

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

الحمد للہ، ہم یہاں موجود ہیں؛ سبھی طریقت کے لوگ ہیں۔ یہ شاہ نقشبند، طریقت نقشبندیہ کے پیر کا فرمان ہے۔ طریقت میں دو چیزیں ضروری ہیں: ختم الخواجگان اور صحبت، ان شاء اللہ۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہونا۔ الحمد للہ، ہم اب اپنے پیر شیخ بہاء الدین نقشبندی کے حکم سے جمع ہو رہے ہیں، ان شاء اللہ؛ ان کی نظر، ان کی توجہ ہم پر ہے۔ اس کے سبب عزوجل کی نظر ہم پر ظاہر ہوتی ہے، ہم سے راضی ہو۔ ہر وقت میں اللہ ﷻ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لیے نیک لوگ بھیجے، تاکہ ہم نیک لوگوں کے ساتھ رہیں۔ یہی ہماری دعا ہے، ہر وقت کی دعا۔

نیک لوگوں کے ساتھ رہنا سب سے بہترین عمل ہے، کیونکہ رسول ﷺ نے اسی کا حکم فرمایا۔ آپ ﷺ نے اس کی مثال بھی بیان فرمائی۔ اگر آپ کا دوست نیک ہے، تو وہ ایک عطر فروش کی طرح ہے۔ اگر آپ اس کی دکان پر جائیں، چاہے کچھ نہ بھی خریدیں، صرف وہاں جانے سے بھی آپ کو اچھی خوشبو محسوس ہوگی اور اس سے آپ خوش ہوں گے۔ اگر آپ کچھ نہ بھی خریدیں، صرف اندر چلے جائیں، تب بھی خوش ہوں گے کیونکہ وہاں اچھی خوشبو، صفائی اور اچھے لوگ ہوں گے۔ اور برا دوست ایک لوہار کی طرح ہے۔ اگر آپ اس کے کارخانے میں جائیں — یہ تو اس کا کام ہے، بیشک اس کے لیے کوئی مسئلہ نہیں۔ وہ آگ میں ہوا بھرتا ہے تاکہ اسے تیز کرے اور لوہے کو کچھ پگھلا سکے۔ جب وہ لوہے پر ہوا دیتا ہے، تو نکلنے والی چنگاریاں یا تو آپ کے کپڑے جلا سکتی ہیں یا آپ سے دھوئیں کی بدبو آنے لگے گی۔ اس کے علاوہ، لوہے کو مضبوط بنانے کے لیے وہ کبھی کبھی اسے گندے پانی میں ٹھنڈا کرتے ہیں — یہاں تک کہ گھوڑے کا پیشاب بھی استعمال کرتے ہیں — جس سے مسلسل سخت بدبو اٹھتی ہے۔ یہاں یہ ایک مثال دی گئی ہے۔ بیشک لوہار کے قریب جانے کی ضرورت نہیں؛ اگر آپ کی کوئی ضرورت ہو تو دور سے ہی خرید سکتے ہیں یا پوچھ سکتے ہیں۔ لیکن کوئی بھی لوہار کی دکان پر وقت گزارنے اور لطف لینے نہیں جاتا۔

لہٰذا ہمیں دوستی کے لیے نیک لوگ تلاش کرنے چاہئیں؛ نیک لوگوں کے ساتھ، ان شاء اللہ۔ نیک لوگ وہ ہیں جو اللہ ﷻ سے، رسول ﷺ سے، صحابہ سے، اہل بیت اور مشائخ سے محبت کرتے ہیں۔ یہ نیک لوگ، بہترین لوگ ہیں۔ انسان کی زندگی کا مقصد یہی ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہیے۔ لوگ دیکھتے ہیں اور تحقیق کر رہے ہیں، ''ہم یہاں کیوں ہیں؟'' آپ کو اس دنیا میں آنے کی دعوت نہیں دی گئی۔ اللہ ﷻ نے آپ کو پیدا کیا۔ آپ اس سے نہیں پوچھ سکتے، ''میں یہاں کیوں ہوں؟'' اللہ عزوجل فرماتا ہے: أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ. ''کیا تم نے یہ گمان کیا تھا کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا اور تم ہماری طرف واپس نہیں لوٹو گے؟'' (قرآن ۲۳:۱۱۵)

www.mawlanasultan.org

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

اللہ ﷻ فرماتا ہے، ”کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں صرف لطف لینے کے لیے پیدا کیا اور تم ہمارے پاس واپس نہیں آؤ گے؟“ یہ لوگوں کو جگانے کے لیے ہے۔ لیکن اگر وہ اسے نہیں پڑھتے اور نہیں سنتے، تو وہ ہر وقت تکلیف میں رہتے ہیں۔ انہوں نے سمجھا کہ وہ یہاں صرف اپنے والدین کے ذریعے آئے ہیں۔ وہ ان سے خوش نہیں ہیں، کہتے ہیں، ”تم ہمیں اس دنیا میں کیوں لائے!“ یہ اصل جہالت، جاہلیت ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ دوسری جاہلیت، جہالت کا دوسرا دور، پہلے سے بدتر ہے۔ اگر وہ زندگی کا مقصد جان لیں تو مطمئن ہوں گے، خوش ہوں گے؛ نہ فکر ہوگی، نہ پریشانی، نہ غم۔ نیک دوست اور نیک لوگوں کا مطلب یہی ہے۔ نیک لوگوں کے ساتھ رہنا: یہی زندگی کا مقصد ہے۔

الحمد للہ، یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ، الحمد للہ، طریقت کے لیے آ رہے ہیں۔ یہاں اور ہر جگہ، ان شاء اللہ، انڈونیشیا میں بہت سے زاویہ ہیں۔ مولانا شیخ ناظم، ہمارے والد، فرمایا کرتے تھے کہ ان شاء اللہ، پوری دنیا میں ۴۰۰۰۰ درگاہیں اور زاویہ ہوں گے۔ اللہ ﷻ نے ہر کسی کو دوسرے سے کچھ مختلف پیدا کیا ہے۔ ممکن ہے کسی کو اپنے اس دوست کے ساتھ رہنا زیادہ پسند ہو جس کے ساتھ وہ زیادہ خوش ہوتا ہے۔ وہ ان کے ساتھ رہ سکتے ہیں، کوئی مسئلہ نہیں۔ جب تک وہ اللہ عزوجل کی اطاعت کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، کوئی مسئلہ نہیں۔ ۱۲۴۰۰۰ انبیا ہیں۔ کچھ ایسے بھی تھے جن کی پوری امت صرف ایک شخص تھی۔ ایک نبی کے لیے ایک امت۔ لہٰذا اگر آپ وکیل (نمائندہ) ہیں یا آپ کے پاس درگاہ ہے، تو اس فکر کی ضرورت نہیں کہ لوگ آ رہے ہیں یا نہیں۔ بیشک جو بھی آئے، آپ کو اس کا استقبال کرنا چاہیے اور اس کے ساتھ رہنا چاہیے۔ اگر کوئی نہ آئے تو بھی ٹھیک ہے۔

الحمد للہ، ہم نقشبندی ہیں؛ اور یہ بات دوسری طریقتوں پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ وہ سب ہمارے بھائی ہیں۔ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ ہم پچھلے سال عراق گئے۔ ہم تمام مشائخ کی زیارت کرکے آئے: شیخ عبد القادر الجیلانی، ابو حنیفہ، سیدنا احمد الرفاعی، حسن البصری۔ ہم ان تمام اولیاء کی زیارت کرکے آئے۔ سب ہمارے سر آنکھوں پر ہیں۔ ہم ان سے خوش ہیں۔ اور ہم اپنے دور کے لوگوں سے بھی خوش ہیں؛ بہت سے بڑے علماء، اولیاء اور صالحین (نیک لوگ)۔ الحمد للہ، ہم ان سے ملتے ہیں؛ وہ ہماری زیارت کو آتے ہیں اور ہم ان کی زیارت کو جاتے ہیں۔ وہ اللہ ﷻ کے محبوب بندے ہیں۔ لہٰذا کوئی مسئلہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ جتنا زیادہ آپ نیک لوگوں سے ملیں گے، اتنا ہی زیادہ خوش ہونا چاہیے۔

الحمد للہ، ہمارے امام بہت خوبصورت سورۃ، سورۃ الزمر پڑھ رہے تھے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ ﷻ پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے اعمال کی نگرانی کرتے ہیں تاکہ اللہ ﷻ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں، وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہوں گے۔ سورۃ میں فرمایا گیا ہے کہ وہ گروہ در گروہ جائیں گے؛ جماعت در جماعت۔ ”زُمَرًا“ کا مطلب ہے ساتھ مل کر چلنے والے گروہ۔ وہ اسی طرح جنت میں جائیں گے۔ جب وہ دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ تھے، تو آخرت میں بھی وہ مل کر جنت جائیں گے۔ فرشتے ان کا استقبال کریں گے، ”سلام علیکم۔“ ملائکہ (فرشتے) کہیں گے، ”اللہ ﷻ آپ سے راضی ہے، جنت میں آئیے۔“

اللہ ﷻ مزید اور مزید لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دے تاکہ وہ کروڑوں لوگوں کے ساتھ جنت میں جائیں، ان شاء اللہ۔ اللہ ﷻ آپ کو اجر دے کیونکہ آپ میں سے بہت سے لوگ مغرب سے یہاں انتظار کر رہے ہیں۔ وہ تھکے نہیں، اللہ ﷻ کی محبت میں انتظار کر رہے ہیں۔ وہ یہاں ہمارا انتظار کر رہے تھے اور انتظار سے تھکے نہیں۔ کیونکہ وہ کسی جشن، گانے یا کھیل کا انتظار نہیں کر رہے۔ ان کا انتظار صرف اس نیت سے ہے کہ کوئی ایسی بات سنیں جو ان کے دل کھول دے اور اللہ ﷻ ان پر رحمت فرمائے۔ اللہ ﷻ آپ پر رحمت

www.mawlanasultan.org

فرمائے، ان شاء اللہ۔ ہم ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں، ان شاء اللہ۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۹ اکتوبر ۲۰۲۶ء / ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۸ھ
مسجد رایا پونڈوک انداہ ـ جکارتہ، انڈونیشیا